# سندھی میں مولانا مودودیؒ کی کتب

نیک محمد نقشبندی مجددی ○

سندھی زبان دنیا کی مقبول عام اور قدیم زبانوں کی ایک شاخ ہے۔ آخوند عزیز اللہ متعلوی جیسے اولیا نے اس زبان کے لیے نثر کی ترتیب کو ممکن بنایا۔ یہی زبان مخادیم ٹھٹھہ' دائرہ کے علما' کھہڑا کے فضلا اور کاچھو' تھر اور اُتر کے عارفین اور صالحین کی زبان رہی ہے' جنھوں نے نثر اور نظم میں سندھی زبان کو ذریعہ تدریس و تبلیغ بنایا اور لاکھوں انسانوں کے قلوب کو نور ایمانی سے منور کیا۔

سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے مؤرث اعلیٰ خواجہ سید محمد مودود چشتی علیہ الرحمہ کے خانوادے سے روحانی اور علمی تعلّق رکھنے والے دور حاضر کے دنیا کے مقبول مصنف' مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی علیہ الرحمہ کو بھی سندھی زبان میں متعارف ہونا تھا اور اس طرح کہ سب سے پہلے مولانا کی تحریروں کے ''سندھ مسلم ادبی سوسائٹی'' حیدرآباد نے ۱۹۴۰ء کے عرصے میں' سندھی تراجم شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ممتاز سندھی ادیب رسول بخش آخوند کی خدمات ترجمے کے لیے حاصل کی گئیں۔ سوسائٹی کے زیر اہتمام ۱۱۵ سے زائد سندھی کتابیں تفسیر' حدیث' فقہ' عقائد' احسان و سلوک اور کہانیوں پر مشتمل شائع ہوئیں۔ سندھی زبان میں مولانا مودودیؒ کی ۱۹۴۶ء کی چھپی ہوئی جو کتاب اس وقت دستیاب ہے' وہ ارکان اسلام کے نام سے خطبات کے بعض حصوں کا ترجمہ ہے۔ ۱۱۱ صفحات پر مشتمل کراؤن سائیز کی اس کتاب کا آخوند رسول بخش نے سندھی میں ترجمہ کیا ہے' جس کی قیمت ۱۲ آنے ہے اور یہ کتاب مدن لال پوکرداس مسلم ادبی الیکٹرک پرنٹنگ پریس' میمن محلّہ حیدرآباد سندھ سے

---

○ تھر اسلامک اکیڈمی' عمرکوٹ (سندھ)

شائع ہوئی۔ کتاب کے مقدمے میں سوسائٹی کے مدارالمہام خان بہادر محمد صدیق بن محمد یوسف میمن رقم طراز ہیں:

> یہ ایک متبرک کتاب ہے جسے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے تصنیف کیا ہے۔ مولانا مودودیؒ کے طرزِ تحریر سے اسلام کی حقانیت کو آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے اور ان کی کتابیں پڑھنے سے دین کی فضیلت ذہنوں میں راسخ ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ مطالعہ نور ایمانی میں ترقی کا سبب بنتا ہے اور اس سے قلب مضطر کو سکون ملتا ہے۔ ارکان اسلام نامی کتاب عقائد اسلام کے موضوع پر بہترین تصنیف ہے، جسے عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے۔ ہماری سوسائٹی آخوند رسول بخش کا احسان مانتی ہے، جنھوں نے محبت سے ترجمے میں حقیقی رنگ ڈال کر کتاب کو مزید سہل بنادیا ہے۔ سلیس سندھی زبان میں یہ کتاب تشنگان فیض حق کے لیے ان شاء اللہ ضرور ممد و معاون ثابت ہوگی۔

اسلامی عبادات تے ھک نظر کے نام سے اسی سوسائٹی نے ۱۳۲ صفحات پر مولانا مودودیؒ کی تحریر کو سندھی لباس پہنا کر ۱۹۴۴ء میں شائع کیا۔ انسٹیٹیوٹ آف سندھالوجی نے مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی (فاضل دیوبند سابق چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی، سابق چیئرمین سندھی ادبی بورڈ، سابق ڈائریکٹر شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد) کی نگرانی میں سندھی دینی ادب کا جو کیٹلاگ جنوری ۱۹۷۱ء میں چھاپا تھا، اس میں ان دو کتابوں کا تذکرہ موجود ہے۔ اسی عرصے میں سندھ کے ممتاز ادیب محمد عثمان ڈیپلائی نے 'اسلامیہ دارالاشاعت' حیدرآباد میں قائم اپنے ادارے سے خطبات اور دینیات کے علاوہ پندرہ کے قریب مولانا کی کتابوں کو سندھی میں شائع کیا۔ سندھ میں اسلامیہ دارالاشاعت کے حسن طباعت سے مزین کتابوں کو خوب پذیرائی ملی۔ مولانا قاضی عبدالرزاق مرحوم، روہڑی کے رہنے والے اور سندھ مدرسہ الاسلام کراچی میں فقہ کے استاد تھے۔ انھوں نے بھی اسلام جو سیاسی نظریو نامی کتاب سمیت ۱۲ کے قریب دوسرے کتابچوں اور کتابوں کا ترجمہ کیا تھا، جسے مکتبۂ جماعت اسلامی کراچی نے شائع کیا۔ اسلام جو سیاسی نظریو کراؤن سائز میں ۵۸ صفحات پر مشتمل تھا۔ ہاشمی پریس حیدرآباد نے ۱۹۴۵ء میں اسلام جی سرحد شائع کیا۔ نیز جہاد فی سبیل اللہ نامی کتابچے کو قاضی عبدالرزاق کے ترجمے کے

ساتھ مکتبۂ فلاح انسانیت کراچی نے ۱۹۴۵ء میں ۴۴ صفحات (کراؤن سائز میں) شائع کیا۔

ڈیپلائی قاضی اور آخوند رسول بخش وہ مشہور مصنف اور مترجم ہیں جنھوں نے مولانا مودودیؒ کی پچیس کتابوں کو سندھی میں منتقل کیا۔ یہ تینوں بزرگ چودھری غلام محمد مرحوم کے رابطے میں رہے اور فی سبیل اللہ ترجمے کیا کرتے تھے۔ ۱۹۵۱ء کے عرصے میں میاں محمد شوکت اور میاں محمد علی سرہندی کی کوششوں اور مولانا جان محمد بھٹو مرحوم کی دعاؤں سے سکھر اور حیدرآباد میں جماعت اسلامی کے زیر اہتمام "سندھی دارالاشاعت" ادارہ قائم ہوا اور محمد عظیم مہر کی زیر ادارت دعوت نامی ماہنامہ سندھی میں جاری ہوا۔ والس روڈ، سکھر میں ادارے کا دفتر تھا اور اس ادارے نے سلامتی جو رستو، مسلمان تیئن لاء علم جی ضرورت، جہاد جی حقیقت، حج جی حقیقت، روزی جی حقیقت، زکوٰۃ خیرات جی حقیقت، نماز جی حقیقت، حقیقت صوم و صلواۃ، خداجی تابعداری، ویچارٹ جھڑیون گالھیون کراؤن سائز میں شائع کیے۔

۱۹۶۳ء تک سندھی دارالاشاعت کام کرتا رہا اور پھر ۱۹۶۷ء میں "محمد بن قاسم سندھی ادبی سوسائٹی" کے نام سے سکھر میں اشاعتی ادارہ قائم ہوا۔ اس ادارے نے مولانا مودودی کی ۱۲ کتابیں شائع کیں۔ اسی اثنا میں حیدرآباد سے آئینو اور سکھر سے جہانِ نو ماہنامے غلام محمد کھوکھر ایڈووکیٹ اور غلام قادر جتوئی ایڈووکیٹ کی ادارت میں جاری ہوئے۔ ان رسالوں میں دعوت رسالے کی طرح مولانا کی تحریروں کے ترجمے شائع ہوا کرتے تھے۔ آگے چل کر آئینو پر پابندی لگی اور وینجھار کے نام سے ماہنامہ نکلنا شروع ہوا جو غلام محمد کھوکھر، لیاقت جونیجو اور ڈاکٹر عبدالجبار عابد لغاری کی ادارت میں سفر طے کرتا ہوا اب بھی حیدرآباد سے شائع ہو رہا ہے۔

۱۹۷۳ء میں مولانا مودودی کی اجازت سے تفہیم القرآن کے سندھی ترجمے کا کام شروع ہوا۔ اگرچہ ترجمے کے کافی حصے مختلف جرائد میں چھپ رہے تھے، لیکن باقاعدہ سپاروں کی شکل میں سندھ اسلامک پبلیکیشن، حیدرآباد نے چھاپنا شروع کیا۔ عبدالوحید قریشی، ڈاکٹر محمد علی محمدی اور ڈاکٹر محمد غوث قریشی اس ادارے کے روح رواں رہے۔ تفہیم القرآن کے سندھی مترجم مولانا جان محمد بھٹو مرحوم نے بھی ان افراد پر اعتماد کیا اور مولانا مودودی نے سندھی ترجمے کی رائلٹی بھی معاف فرما دی۔ اس طرح کا تحریری اجازت نامہ ادارہ ترجمان القرآن کی طرف سے مذکورہ ادارے

کو عطا کیا گیا۔ ایک سال کے عرصے میں خوبصورت کتابت کے ساتھ پانچ پارے علیحدہ علیحدہ شائع ہوئے۔ تیسرے پارے پر ادارہ نے مولانا کے دستخط بھی لیے اور اس طرح تفہیم القرآن کے پہلے ناشر' ادارہ تعمیر انسانیت' کے اسلوب پر سندھی مترجمین نے عمل کر دکھایا (محمد قمرالدین مرحوم بھی تفہیم القرآن پر مولانا مودودی سے دستخط لیا کرتے تھے!)۔ مولانا کا دستخط شدہ سندھی ترجمے والا تیسرا پارہ اب بھی سندھ اسلامک پبلی کیشنز کے دفتر میں محفوظ ہے۔ ۱۵ جون ۱۹۷۵ء کی تاریخ میں یہ دستخط ثبت ہوئے اور عبدالوحید قریشی نے دستخط لیے تھے!

۱۹۷۴ء میں' اے کے بروہی مرحوم کی صدارت میں تاریخی بیسنت ہال' حیدرآباد میں تفہیم القرآن کی سندھی طباعت کے پانچوں پاروں کی تقریب رونمائی ہوئی' جس میں سندھ بھر سے اہل علم و قلم اور داعیان دین شریک ہوئے۔ ''تفہیم القرآن اور مولانا مودودی'' کے عنوان سے پروفیسر کریم بخش نظامانی مرحوم کے کلیدی خطبے کو اس موقعہ پر علیحدہ چھاپ کر سندھی خواندہ حضرات میں تفہیم القرآن کے مطالعہ کا ذوق بڑھانے کی بھی کوشش کی گئی' نیز تفہیم القرآن کا مقدمہ الگ سے قرآن فھمی جا بنیادی اصول کے نام سے سندھی کتابچے کی صورت میں بھی چھاپا گیا تھا۔ محمد رضی دہلوی جیسے مشہور آرٹسٹ نے تفہیم القرآن کے سندھی ترجمے والے سرورق ڈیزائن کیے تھے۔ مشہور کاتب سعید میرٹھی کاتبوں کی جماعت کے سرخیل تھے اور سعید احمد بھٹو اور حاجی امان اللہ مہیسر نے بھی کتابت کے جوہر دکھائے۔ مولانا مودودی کی تحریریں ہدایتون' خطبات' دینیات کو سندھ اسلامک پبلی کیشنز نے انجینئر عبدالمالک میمن اور دیگر مترجمین کے ترجمے میں شائع کیا' جسے ارباب عبدالمالک انیس اور عبدالوحید قریشی نے مئی ۱۹۷۸ء میں مرتضٰی پرنٹنگ پریس کھوکھر محلہ حیدرآباد سے چھپوایا۔

تفہیم القرآن کے سندھی ترجمے کا منصوبہ دقت طلب تھا۔ بفضل تعالیٰ جل جلالہ یہ منصوبہ ۱۹۹۶ء کے سال میں تکمیل کو پہنچا۔ اس مہم کو سر کرنے میں مولانا جان محمد عباسی' میاں محمد شوکت' صدرالدین فاروقی' شکیل احمد خان اور عبدالوحید قریشی نے دن رات ایک کر دیا تھا۔ سندھ اسلامک پبلی کیشنز کو گیارہ پارے مولانا جان محمد بھٹو نے ترجمہ کر کے دیے' ۱۹۸۲ء میں مولانا بھٹوؒ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ بعد میں مولانا امیرالدین مہر ڈھوروناروی سے ترجمہ کی سعادت حاصل کرنے کی

گزارش کی گئی' مولانا مہر نے دل جمعی سے ترجمے کے لیے اپنے آپ کو وقف کیا جس کے اکثر حصے پر پروفیسر عبداللہ چونیہ نے نظرثانی کی۔ اس طرح چھ جلدوں پر مشتمل سندھی ترجمہ ۱۹۹۶ء میں مکمل ہوا۔

کراچی میں بڑے پیمانے پر سندھی ترجمے کی تکمیل کا جشن منایا گیا اور جامعہ سندھ کے سابق وائس چانسلر شیخ ایاز مرحوم کی صدارت میں یہ پروگرام ترتیب دیا گیا' لیکن موصوف نے صحت کی خرابی کی وجہ سے شرکت سے محرومی پر اپنے رنج کا اظہار کرتے ہوئے اپنا پیغام ارسال فرمایا۔ انھوں نے اپنے پیغام میں کہا تھا: ''اسلام کی طرف میری مراجعت میں تفهيم القرآن نے بنیادی کردار ادا کیا ہے''۔ اس وقت چھ جلدوں کے علاوہ صرف ترجمہ قرآن پر مشتمل جلد جو ۱۰۲۷ صفحات پر مشتمل ہے اور تین ہزار کی تعداد میں ۱۹۹۸ء میں شائع ہوئی ہے۔

'محمد بن قاسم سندھی ادبی سوسائٹی حیدرآباد' نے سومار علی سومرو کے ترجمے کے ساتھ پردہ اور عبدالوحید موریانی کی طرف سے خلافت و ملوکیت کا سندھی ترجمہ ۱۹۷۸ء میں شائع کیا۔ اسی عرصے میں ''فرقان پبلی کیشنز'' اور بعد میں ''اشاعت اسلام سوسائٹی'' کے نام سے میاں محمد شوکت نے سندھی میں ۴۰ کتابچے شائع کیے' جن میں خطبات کے حصے بھی شامل تھے۔ سندھ نیشنل اکیڈمی حیدر آباد نے دس ہزار کی تعداد میں دينيات کا سندھی ترجمہ روشنی جا مینار کے نام سے ۱۹۸۲ء میں شائع کیا۔ اس کے بعد لٹریچر کی اشاعت کا یہ سلسلہ رک گیا اور ۱۹۹۲ء کے بعد دوبارہ سندھ مسلم سوسائٹی کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا' جس کا مقصد مولانا مودودی کی کتب کی بڑے پیمانے پر اشاعت و طباعت تھا۔ ۱۹۹۲ء میں سوسائٹی نے تفهيم القرآن سے صرف ترجمہ نئے سرے سے آسان زبان میں کروا کر شائع کیا۔ اس ادارے نے اب تک مولانا کی متعدد چھوٹی بڑی کتب کو کمپیوٹر کمپوزنگ اور خوب صورت سرورق کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ان میں: سنت جی آئینی حيثيت' پردو' ختم نبوت' شب برأت' معراج النبی صلی اللہ علیه و سلم' خطبات' دينيات' اسلامی تهذيب ء ان جا اصول' اسلامی نظام زندگی ء ان جا بنيادی تصورات' درود و سلام' رسائل و مسائل' تحريڪ' کارکن' خلافت و ملوکيت' قرآن جا چار بنيادی اصطلاح' تاريخی تقريروں سمیت دوسری کتب شامل ہیں۔ یہ ادارہ براہِ راست جماعت اسلامی صوبہ سندھ کی نگرانی میں میاں نظام الدین کی نظامت میں کام کر رہا ہے۔ سندھ مسلم